ایک مہلک وبا......ہم جنس پرستی

مرتب:مولانا محمد یوسف صاحب

اضافہ :ناصر الدین مظاہری

ہندوستان کی ایک عدالت نے گزشتہ سال ہم جنس پرستی کے حق میں فیصلہ دے کر بیک وقت مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے تو دوسری طرف فطری نظام سے بغاوت، اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیمات کی مخالفت اوراپنے مسموم افکاروخیالات سے سنجیدہ طبقہ کو رنجیدہ کیاہے، حالانکہ عدالتیں توبرائیوں کے خاتمہ، جرائم کے سدباب ،کرائم کی روک تھام، مجرموں کی تعذیب اور معاشرہ کو صالح بنانے کیلئے وجود میں آئی ہے مگر جب راہنماہی قزاق بن جائیں اور دزدانِ راہ، قوم کے محافظ ہو جائیں تو پھر صرف یہی کہا جاسکتا ہے

"چوں کفر از کعبہ برخیزد کجاماند مسلمانی"

ملک کے تمام سنجیدہ حلقوں اور مذاہب کو اجتماعیت کے ساتھ اس قسم کے " جراثیمی فیصلوں" کے خلاف صدائے احتجاج درج کراناہو گا،ورنہ جب پانی سر سے گزرنے لگے،باندھ ٹوٹنے اور پشتے سرکنے لگیں تو داناؤں کی عقلیں اور حکماء کی ذہانت کچھ کام نہیں کر سکتی!

درج ذیل مضمون کے مرتب مولانا محمد یوسف صاحب ہیں لیکن احادیث کا تتبع، حوالہ جات، کتب حدیث و تفسیر سے مراجعت اور بعض جدید و قابل قدر اضافے راقم کی طرف سے ہیں۔(ناصر الدین مظاہری(

استلذاذ بالمثل، ہم جنس پرستی، لواطت، بدفعلی اور غیر فطری عمل کتنے ہی نام دے لیں مراد قوم لوط کاوہ عمل ہے جس کے ارتکاب سے یہ قوم ہمیشہ کے لئے نشان عبرت بن کر پیوست زمین ہو گئی۔ یہ فعل اپنی کراہت، قباحت، شناعت اور برائی میں اس قدر غلاظت لئے ہوئے ہے کہ سلیم ذوق اور صالح طبیعتیں اس کے نام سے ہی کراہت محسوس کرتی ہیں

یہ برائی مغربی تہذیب وتمدن سے ایکسپورٹ ہو کر پوری دنیا کو غلاظت خانہ میں تبدیل کر رہی ہے، آزادی کے نعرے ،مساوات کے عفریت، جمہوریت کے فریب، صنفی آوارگی، آزادیٔ رائے اور مخلوط معاشرہ کی کوکھ سے جنم لینے والی یہ برائی گھن کی طرح کھائے جارہی ہے۔

فرائڈ، اینڈر گائڈ، آرچ بشپ، کنٹربری، ڈاکٹر میکائیل ریمنرے، رابنگ ورتھ، اسٹفن ہاپنگ سن اور لارڈ ایرن جیسے روشن خیال انگریزی قائدین ومفکرین کی فکری غلاظت اور گندی ذہنیت نیز سقراط، ارسطو، سکندر اعظم، جولیس اور سیزر وغیرہ کی بری عادات نے یورپ بالخصوص لندن جیسے بڑے شہر میں سو کے قریب ہم جنس پرستی کے اڈے قائم کرادئے اور لندن، فرانس، امریکہ، روس، اٹلی، جرمنی، ہالینڈ ہی نہیں ہمارا ملک ہندوستان اور پڑوسی ممالک ایران، پاکستان اورافغانستان بھی اس کی لپیٹ میں آرہے ہیں۔

آج مختلف رقص خانوں، نائٹ کلبوں، حسن گاہوں، بیوٹی پارلروں، مالش کدوں، مساج سینٹروں اور ملاقات خانوں میں قحبہ گری، بیسوائی، ہم جنس پرستی اوراستلذاذ بالمثل کے باقاعدہ اڈے قائم ہو چکے ہیں۔

جولائی ۱۹۶۷ء میں جبھی برطانیہ کا چھ سو سال قدیم قانون ختم کر کے فریقین کی رضامندی کے ساتھ ہم جنس پرستی کو قانوناً جائز قرار دیدیا گیا۔ برطانوی تحقیقاتی کمیٹی (Wall fundan) نے اپنی رپورٹ میں سفارش کر دی کہ ۲۱/ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کے ایسے فعل کو جرم نہ سمجھا جائے یہی نہیں لندن کے مجسٹریٹوں اور ججوں نے ہم جنس پرستی کی سفارش کر دی چنانچہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے، کلیسا سے عوام کو امید تھی کہ یہ ادارہ کوئی اہم کردار ادا کرے گا لیکن جب ہر جگہ ذہنی وفکری اور جسمانی عیاشیوں اور عیاشوں کی حکومت ہو جائے اور جہاں طاقت کو معیار تصور کر لیا جائے تو دلائل اپنی راہ لے لیتے ہیں، قانون اپنا بستر باندھ لیا کرتا ہے، کلیسا نے بھی اس فعل کو سند بے گناہی عطا کر دی اور بالآخر ۴/ جولائی ۱۹۶۷ء کو ہاؤس آف کامنس" نے ۱۴/ مخالف اور ۶۹/ موافق ووٹوں سے یہ بل منظور ہوا اور ۲۸/ جولائی ۱۹۶۷ء کو ملکہ معظمہ کے دستخط ہو کر قانون بنادیا گیا۔

معاشرے کی وہ حس تیزی سے کند ہوتی جارہی ہے جو کسی نازیبا حرکت پر آتش زیرپا ہو جایا کرتی تھی اوراس حرکت کے مرتکب کے خلاف احتجاج کی ایک تند و تیز لہر بن کر ابھرتی تھی، یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں لادینی قوتیں اپنے تمام تر مذموم ہتھکنڈوں کے ساتھ ہمارے گھر کی دہلیز پر ڈیرا جمائے بیٹھی ہیں اور ہماری سوچ کے دھاروں کو اپنی تعفن زدہ فکر سے آلودہ کرنے کے لئے مصروف کار ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ اگر ہماری بے حسی کے باعث لادینیت کی ان بپھری ہوئی موجوں نے ہمارے گھروں کا مورچہ بھی سر کرلیا تو پھر آنے والی نسلوں کا خدا ہی حافظ ہے۔ ہمارا حال تو یہ ہے کہ جب مغرب کے اس تہذیبی سیلاب کی کوئی تند و تیز لہر ہمارے دل و دماغ سے ٹکراتی ہے تو بس انفرادی سطح پر کوئی اکا دکا صدائے احتجاج بلند ہوتی ہے اور وہ بھی وقت کے ساتھ خاموش ہو جاتی ہے اور کاروبارِ زندگی پھر سے اپنی ڈگر پر رواں دواں ہو جاتا ہے۔

روزنامہ پاکستان نے مؤرخہ ۱۲/ اگست ۲۰۰۵ء کو اپنے شمارے میں ''گندے نالے پر ایک اور گھر'' کے عنوان سے ایک خبر شائع کر کے ثابت کیا کہ مغربی تہذیب کے زیر اثر ہم جنس پرستی کی لہر باقاعدہ اور منظم طور پر پاکستان میں بھی داخل ہو چکی ہے، اس کاربد کو پاکستان میں فروغ دینے کے لئے چار سنٹرز قائم ہو چکے ہیں۔

یہ چھوٹی عمر کے غریب بروس (پیشہ ور) ملتان میں بسوں کے اڈے، شاہ رکن عالم کالونی، کھاد فیکٹری سے بھاول پور مظفر گڑھ بائی پاس، پوری ایل شیپ پٹی ہے جہاں ٹین ایجرز دستیاب ہوتے ہیں پولیس، ٹرک ڈرائیورز، دوسرے شہروں سے آنے والے تاجر اور عیاش زمین داران سے براہِ راست رابطہ کرتے ہیں جب کہ پڑھے لکھے اور امیر تاجر نیٹ پر رابطہ کرتے ہیں اور ہوٹلوں میں ملاقاتیں کرتے ہیں۔

قارئین ! یہ ہے وہ طوفان جو ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ ایشیائی ممالک میں پھیلایا جارہا ہے جب کہ اس کی روک تھام کے لئے نہ حکومتی سطح پر کوئی باقاعدہ پلاننگ کی گئی ہے اور نہ عوامی سطح پر، اس قبیح عمل کے پھیلاؤ کا ذمہ دار نام نہاد مہذب معاشرہ ہے جس کو نہ صرف اپنی ہم جنس پرستانہ تہذیب پر فخر ہے بلکہ وہ اس شنیع فعل کو قانونی شکل دینے کے لئے بیتاب ہے۔

اس ضمن میں روزنامہ پاکستان میں ۳۱ر مئی ۲۰۰۵ء کو شائع ہونے والی ایک خبر ملاحظہ فرمائیں۔

”برازیل کے شہر ساؤپاؤلو میں ہم جنس پرستوں کا ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جس میں بعض اندازوں کے مطابق تقریباً بیس لاکھ افراد نے حصہ لیا اگر یہ تعداد صحیح ثابت ہوئی تو یہ دنیا میں ہم جنس پرستوں کا سب سے بڑا جلوس ہوگا، ہم جنس پرستوں کا مطالبہ تھا کہ انہیں آپس میں شادی کا قانونی حق دی جائے“۔

ایک دوسری خبر کے مطابق ہم جنس پرستوں کے مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے ایک امریکی عدالت نے ان کو شادی کا قانونی حق دے دیا ہے، ملاحظہ ہو۔

”امریکی عدالت نے ہم جنس پرستوں کو شادی کی قانونی اجازت دے دی، نیویارک کی اسٹیٹ کورٹ جج ڈورس لنگ کوہن نے اپنے فیصلے میں ہم جنس پرستوں کو شادی کا لائسنس جاری کرنے کا حکم دیا ہے، اپنے فیصلے میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم جنس پرست بھی برابر کے بنیادی حقوق کے حامل امریکی باشندے ہیں اوران کو مخالف جنس کے شادی جوڑوں کی طرح تمام قانونی اور معاشرتی حقوق حاصل ہیں جب کہ ہم جنس پرستی کے مخالفین ایسی شادیوں کو روکنے کیلئے آئینی ترامیم کے حق میں ہیں۔ پانچ ہم جنس پرست جوڑوں نے جن کے بچے بھی ہیں، ریاستی عدالت میں اپیل کی تھی۔ (نوائے وقت لاہور ۶ فروری ۲۰۰۵ئ(

تیسری خبر میں کنیڈا کی اسمبلی کا ایک فیصلہ مذکور ہے جو پارلیامنٹ نے تقریباً ۸۰ر فیصد اراکین کی متفقہ رائے سے منظور کیا ۔

”کنیڈا کی پارلیامنٹ نے مذہبی گروپوں اوراعتدال پسند سیاست دانوں کی مخالفت کے باوجود ملک بھر میں ہم جنس شادیوں کی اجازت کے قانون کی بھاری اکثریت سے منظوری دیدی۔ کنیڈا، بلجیم اور نیدرلینڈ کے بعد دنیا کا تیسرا ملک ہے جس کی ۱۵۸ ارکنی پارلیامنٹ میں سے ۱۳۳ر ارکان پارلیامنٹ نے ہم جنس شادیوں کی اجازت کے بل کے حق میں ووٹ دیا۔ کنیڈا کے زیادہ تر صوبے پہلے ہی ہم جنس شادیوں کی اجازت دے چکے ہیں اور کنیڈا میں Gay اور لیزبئین جوڑوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے بارے میں عام خیال پایا جاتا ہے جہاں پر ان کی یونین پر پابندی ہے، اقلیتی لبرل حکومت نے کہا

کہ اس نے ملک کے دس صوبوں میں سے آٹھ میں عدالت کی طرف سے ہم جنس شادیوں پر پابندی کو کنیڈا کے حقوق اورآزادی کے چارٹر کے منافی قرار دینے اور مسترد کرنے کے بعد قانون تیار کیا ہے جسے پارلیامنٹ میں پیش کیا گیا اور پارلیا منٹ نے بھاری اکثریت سے اس قانون کو پاس کیا ہے۔ کنیڈا Gay شادیوں اور دوسرے سماجی امور کے بارے میں لچک دار موقف رکھتا ہے جب کہ امریکہ میں صدر بش نے کانگریس سے درخواست کی ہے کہ وہ ہم جنس شادیوں پر پابندی سے متعلق آئینی ترامیم کی حمایت کرے"۔ (روزنامہ پاکستان لاہور۔ ۳۰/جون ۲۰۰۵ئ)

ٹھیک اسی طرح ہندوستان کے دارالحکومت دہلی کی عدالت نے ہم جنس پرستی کو سند جواز فراہم کر کے اپنے فکری دھارے کو غلاظت خانے کی طرف موڑ کر یورپی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کر ڈالی۔

نام نہاد مہذب دنیا کے قانون ساز اداروں اور عدلیہ کے ان "مبنی بر انصاف" قوانین اور فیصلوں کے متعلق اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آیئے اس ناپاک اور خبیث عمل کے متعلق آسمانی تعلیمات کا جائزہ لے کر قانون الٰہی کے آئینے میں انسانیت کا مستقبل دیکھنے کی کوشش کریں کیونکہ قانون الٰہی ہر قسم کے تغیر و تبدل سے ماورا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلاً وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلاً (فاطر ۴۳) "اور تم اللہ کے قانون میں ہرگز نہ کوئی تبدیلی پاؤ گے اور نہ اس کا فیصلہ ٹل سکتا ہے"۔

قرآن کریم میں مختلف قسم کی بداعمالیوں اور برائیوں میں ملوث افراد اور ان برائیوں کو دیکھتے ہوئے ان کے بارے میں جانتے بوجھتے خاموش رہنے والوں کو بڑے عجیب انداز میں وعید سنائی گئی ہے۔

افأمن اھل القریٰ ان یاتیھم باسنا بیاتا وھم نائمون۔ اواَمن اھل القری ان یاتیھم باسنا ضحی وھم یلعبون۔ افأمنوا مکر اللّٰہ فلا یأمن مکر اللّٰہ الا القوم الخسرون (اعراف ۹۷۔۹۹)

کیا پھر بھی ان بستیوں کے باسی اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آپڑے اس حال میں کہ وہ سو رہے ہوں؟ اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں؟ کیا پھر وہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتے"۔

دین اسلام زندگی میں جنس کی اہمیت کو پوری طرح تسلیم کرتا ہے لیکن اس کی تسکین کیلئے اسلام نے نکاح کا پاکیزہ نظام عطا کیا ہے، رشتۂ ازدواج سے باہر مرد و عورت سے ہر قسم کے جنسی تعلق کو اسلام سخت ترین جرم قرار دیتا ہے جو موجب تعزیر ہے۔ جنس کے منحرف رویوں میں سب سے بدترین جرم، مرد کا مرد سے غیر فطری جنسی تعلق یعنی ہم جنس پرستی (homesexuality) ہے لیکن افسوس کہ "مہذب" دنیا کی مختلف پارلیمنٹوں نے اس جرم کیلئے باقاعدہ سند جواز عطا کر دی ہے۔ وہاں سماج کے ہر طبقے میں اس پر عمل کرنے والے موجود ہیں، اسلام اس غیر فطری فعل کو سخت ترین جرم اور گناہ قرار دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے دستور اساسی قرآن کریم میں ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت کا اہم ترین نکتہ اس حرام کام کی اصلاح بیان کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم جنس پرستی کا آغاز حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے کیا، ان سے پہلے دنیا کی قوموں میں اس عمل کا عمومی معاشرتی سطح پر کوئی رواج نہ تھا۔ یہی بدبخت قوم ہے جس نے اس ناپاک عمل کو ایجاد کیا۔ اس سے زیادہ شرارت، خباثت اور بے حیائی یہ تھی کہ وہ اپنی اس بدکرداری کو عیب نہیں سمجھتے تھے بلکہ علی الاعلان فخر کے ساتھ اس کو سرانجام دیتے تھے اس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح آیا ہے۔

ولوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بھا من احد من العالمین۔ انکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم مسرفون۔ (الاعراف ۸۱۔۱۸۰)

)اور یاد کرو)لوط کا واقعہ جس وقت اس نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم اس کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جسے تم سے پہلے دنیاوالوں میں سے کسی نے نہیں کیا، تم اپنی شہوانی خواہش کی تکمیل کے لئے عورتوں کے بجائے مردوں کے پاس آتے ہو۔یقیناتم حد سے گزرنے والے ہو"۔

قوم نے پیغمبر وقت حضرت لوط علیہ السلام کی نصیحت کو سن کر ان کا مذاق اڑایااور شہر سے نکال دینے کی دھمکی دی اور ستم بالائے ستم یہ کہ عذاب الٰہی کا مطالبہ خود اپنی زبانوں سے کر دیا۔ قوم کے جواب کو قرآن کریم نے اس انداز میں نقل فرمایا ہے۔

فماکان جواب قومہ الا ان قالوا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصادقین۔(العنکبوت(

)پس لوط کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ کہنے لگے تو ہمارے پاس اللہ کا عذاب لے آ اگر تو سچا ہے(

چنانچہ اس عمل بد کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب آیا، قرآن میں مذکور ہے۔

فلماجاء امرناجعلناعالیھاسافلہاوامطرناعلیہاحجارۃ من سجیل منضود، مسومۃ عند ربک وماہی من الظلمین ببعید(ہود:۸۳،۸۲(

پھر جب ہمارا حکم آ پہنچاتو ہم نے اس بستی کو زیروزبر کر دیااوران پر کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بتہ تھے، تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے اور یہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دو مردوں کی بدکاری کی سزا مزید واضح فرمادی۔

والَّذٰنِ یَاتِیٰنِھَا مِنْکُمْ فَاٰذُوْھُمَا۔(نسائ(

تم میں سے جو دو مرد بدکاری کریں ان کو سزادو۔

درج بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس عمل قبیح کا ارتکاب کرنے والے اوراس پر خاموش تماشائی بننے والوں کو متنبہ فرمایاہے کہ جیسے ہمارے عذاب کا کوڑا قوم لوط پر برسا، ایسے ہی تم لوگوں پر برس سکتا ہے۔

قوم لوط کی یہ بستیاں (سدوم و عمورہ) اردن میں اس جگہ واقع تھیں جہاں آج بحر میت یا بحر لوط واقع ہے، یہاں پہلے سمندر نہیں تھا، جب قوم لوط پر عذاب آیا اور زمین کا تختہ الٹ دیا گیا اور سخت زلزلے اور بھونچال آئے تب یہ زمین تقریباً چار سو میٹر سمندر سے نیچے چلی گئی اور پانی ابھر آیا، اسی لئے اس کا نام بحر میت یا بحر لوط ہے (قصص معارف القرآن(

محققین کی تحقیقات کے مطابق اس سمندر میں کوئی جاندار چیز حتیٰ کہ مچھلی بھی زندہ نہیں رہتی، یہاں کھدائی کے دوران عجیب و غریب قسم کے پتھر پائے گئے ہیں، اسی طرح اس سمندر کے پانی میں اگر غسل لیا جائے تو بہت دیر تک اس کے نمکیاتی اثرات اور عجیب و غریب قسم کی چپکاہٹ موجود رہتی ہے۔ تفسیر سے واقف حضرات جانتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد جعلنا عالیہا سافلہا کا واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ یہ زمین سطح سمندر سے بھی چار سو میٹر نیچے ہے، اس لحاظ سے گویا سطح ارض کا سب سے پست علاقہ یہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے لعن اللّٰہ من عمل عمل قوم لوط (مسند احمد(

اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو قوم لوط کا عمل کرے۔

ترمذی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے ملعون من عمل قوم لوط (ترمذی ص ۲۷۰: ج ۱(

ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔

ابن ماجہ اور ترمذی میں ایک اور روایت ہے کہ

ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط (ترمذی ص ۲۷۰: ج ۱: ابن ماجہ، مسند احمد، مستدرک حاکم(

سب سے زیادہ خطرناک چیز جس کا مجھ کو اپنی امت پر خطرہ ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اذا استحلت امتی خمساً فعلیہم الدمار: اذا ظہر فیہم اتلاعن، ولبسوا الحریر، والتخذوا القینات، وشربوا الخمور، واکتفیٰ الرجال بالرجال والنساء بالنسائ۔ (شعب الایمان للبیہقی(

جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہو گی۔

)۱ (باہمی لعن طعن عام ہو جائے گا۔

)۲ (مرد ریشمی لباس پہننے لگیں گے۔

)۳ (جب لوگ گانے بجانے والی اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں گے۔

)۴ (شرابیں پینے لگیں گے۔

)۵ (لذت ہم جنس پرستی پر کفایت کی جانے لگے گی۔ (حسن پرستوں کا انجام ص۸(

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ من اتی النساء فی اعجازہن فقد کفر۔ (ترمذی(

جس نے عورتوں سے وطی فی الدبر کی اس نے کفر کیا۔

اسی طرح آپ کا ارشاد ہے

من اتی حائضاً اوامراءۃ فی دبرہا او کاہنا فقد کفر بما انزل اللّٰہ علی محمد (ترمذی) جو شخص حائضہ سے یا اس کے دبر سے جنسی میلان پورا کرے یا کاہن کے پاس آئے تو اس نے دین محمد سے انکار کیا۔

علامہ نوویؒ لکھتے ہیں

اتفق علماء الذین یعتد بہم علی تحریم وطی فی الدبر حائضاً کانت او طاہراً الاحادیث کثیرۃ مشہورۃ۔

بہت سی احادیث مشہورہ کے پیش نظر قابل اعتماد علماء کا اتفاق ہے کہ عورت سے وطی فی الدبر کرنا خواہ حائضہ ہو خواہ پاک ، حرام ہے۔

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے کہ

اللواطۃ بمملوکہ او مملوکتہ اوامرأتہ حرام۔

لواطت چاہے اپنے غلام سے ہو یا باندی سے یا بیوی سے حرام ہے۔

صاحب ردالمحتار نے لواطت کو عقلاً، شرعاً اور طبعاً زنا سے بھی اشد بتایا ہے

حرمتہا اشد من الزنالحرمتہا عقلاً وشرعاً وطبعاً۔(ردالمحتار علی الدرالمختار ص۳۹ ج۶(

ابن ماجہ میں ہے کہ

عن ابی ہریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یعمل عمل قوم لوط قال ارجموا الاعلیٰ والاسفل ارجموہما جمیعا۔(ابن ماجہ ص۱۸۴(

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا قوم لوط کے عمل کی سزا کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاعل و مفعول دونوں کو رجم کردو۔

شعب الایمان میں حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حرکت کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اس کی صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہوتی ہے اور اس کی شام بھی اللہ تعالی کی ناراضگی میں ہوتی ہے۔(شعب الایمان :۲/۵۶۷(

حضرت خزیمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ حق بات کو بتانے میں شرم نہیں کرتا، لہٰذا تم عورتوں کے پاخانہ کے مقام میں (مباشرت کیلئے) نہ جاؤ۔(شادی اور شریعت ص۲۵۶(

شرح السنۃ میں ہے کہ ان الذی یأتی امر أتہ فی دبر ہالاینظر اللہ الیہ۔

جو شخص اپنی بیوی کے پاس اس کی دبر کی طرف سے آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ سبعۃ فی خلقہ فردرسول اللہ علی کل واحد ثلاث مرات، ثم قال ملعون، ملعون ملعون من عمل عمل قوم لوط۔

)مستدرک حاکم ص ۳۵۶ ج ۴، مجمع الزوائد ص ۲۷۲ ج ۶(

اللہ تعالیٰ کی سات مخلوق پر لعنت ہو، اللہ کے رسول نے ہر ایک کو تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا کہ: ملعون ہے، ملعون ہے، ملعون ہے جو قوم لوط کا عمل کرے۔

حضرات صحابہ کرام میں سے حضرت ابو بکر صدیقؓ، علی مرتضیٰؓ، خالد بن ولیدؓ، عبد اللہ بن زبیرؓ، عبد اللہ ابن عباسؓ، خالد بن زیدؓ اور عبد اللہ بن معمرؓ کے علاوہ امام زہریؒ، ربیعہ بن عبد الرحمنؒ، امام مالکؒ، اسحاق بن راہویہؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام شافعیؒ ایسے شخص کے قتل کے حق میں ہیں، جب کہ عطا بن رباحؒ، حسن بصریؒ، سعید بن مسیبؒ، ابراہیم نخعیؒ، قتادہؒ، اوزاعیؒ، ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کہتے ہیں کہ جو سزا زانی کی ہے وہی سزا لواطت کرنے والے کی ہے،، بہر کیف اس بات پر سبھی کا اتفاق ہے کہ ایسے مجرم کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے مثلاً آگ میں جلا دیا جائے، نیچے کھڑا کر کے اس کے اوپر دیوار گرا دی جائے، کسی پہاڑ یا بلند مقام سے اسے اوندھے منہ گرا دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی اس کے اوپر پتھروں کی بارش کر دی جائے، پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے، قید خانہ میں ڈال دیا جائے یہاں تک مر جائے، قتل کر دیا جائے، کوڑے مارے جائیں، ہاتھی سے کچلوا دیا جائے، بدبودار جگہ میں قید کر دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔(احسن الفتاویٰ وغیرہ(

حضرت خالد بن ولیدؓ کو اطلاع دی گئی کہ ایک شخص لواطت کراتا پھرتا ہے، حضرت خالدؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو لکھ کر بھیجا اور مشورہ چاہا، معاملہ کی سنگینی کے پیش نظر ابو بکرؓ نے مشاورتی بورڈ کے سامنے یہ معاملہ رکھا اس بورڈ میں حضرت

ابو بکرؓ کے علاوہ حضرت عمر فاروقؓ، علی مرتضیٰؓ اور دیگر اجل صحابہ شامل تھے، چنانچہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ چونکہ یہ قوم لوط کا عمل ہے اس لئے سخت سے سخت سزا دی جائے اور آگ میں زندہ جلوا دیا جائے، یہ رائے تمام صحابہ کرامؓ کو پسند آئی ، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے اس رائے سے حضرت خالد بن ولید کو مطلع کیا اور حضرت خالدؓ نے اس شخص کو گرفتار کر کے آگ میں جلوا دیا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو مرد یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ساتھ بدفعلی کی حرکت کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اندر نسوانی شہوت پیدا کر کے اس کو شیطان مردود بنا دیتا ہے۔ (الزواجر(

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لواطت کرنے والا اگر بغیر توبہ کے مر جائے تو قبر میں خنزیر بنایا جائے گا۔

حضرت امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ یہ گندی حرکت جانوروں میں بھی سوائے خنزیروں کے کسی اور جانور میں نہیں پائی جاتی۔

حضرت حماد بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو دوبار سنگسار کیا جاسکتا تھا تو یہ خبیث اس قابل تھے کہ انھیں دوبار سنگسار کر دیا جائے۔

حضرت مجاہدؒ کا مشہور قول ہے کہ لواطت کرنے والا آسمان وزمین کے تمام پانیوں سے غسل کرلے تو بھی پاک نہ ہو گا، نجس کا نجس ہی رہے گا۔

قرآن وحدیث کے علاوہ دیگر آسمانی کتب نے بھی اس عمل قبیح کی شدید مذمت کی ہے تورات میں اس کی مذمت ان الفاظ میں آئی ہے۔

”اور اگر کوئی مرد سے صحبت کرے جیسے عورت سے کرتے ہیں تو ان دونوں نے نہایت مکروہ کام کیا ہے سو وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں، ان کا خون ان ہی کی گردن پر ہو گا“ (احبار ۲۰/۱۳(

قارئین کرام! آپ نے درج بالا دلائل وبراہین کی روشنی میں ہم جنس پرستی کے قبیح ہونے کے متعلق آسمانی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور اس فعل بد کا ارتکاب کرنے والوں کے انجام سے باخبر ہوئے، اب انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ آسمانی تعلیمات کا ہر حقیقی پیروکار، خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا یہودی اس عمل قبیح کی روک تھام کے لئے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لائے تاہم جو لوگ خود کو آزاد خیال تصور کرتے ہیں ان پر بھی لازم ہے کہ وہ انسانی معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے اس معاشرتی برائی کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں صرف کریں کیونکہ صرف اسی صورت میں ایک فلاحی انسانی معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔

ہم جنس پرستی جس طرح انسان کی روحانی زندگی کے لئے سم قاتل ہے ایسے ہی انسان کی جسمانی زندگی کے لئے بھی انتہائی نقصان دہ اور خطرناک ہے، جدید طبی تحقیقات کے مطابق Aids ایک ایسی بیماری ہے جو اس بد چلنی کی وجہ سے پھیلتی ہے ،یہ ہمارے جسم کے دفاعی نظام کو کمزور کر دیتی ہے۔اس بیماری نے حال ہی میں ان تمام ممالک میں تہلکہ مچا دیا ہے جن میں ہم جنس پرستی اور فحاشی کو برا نہیں مانا جاتا ہے اور اس بیماری کے وائرس کو Lay Human lyphadenopathy virus کہا جاتا ہے، اس بیماری کو اس وقت تک کنٹرول نہیں کیا جا سکتا جب تک اس فعل بد اور فحاشی کو ختم نہ کیا جائے لیکن افسوس صد افسوس! اس برے عمل کو ختم کرنے کی بجائے مختلف NGOS کی طرف سے Safe Sex کے نام پر اس عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں کو ختم کرنے کے لئے مختلف پمفلٹ تقسیم کئے جاتے ہیں اور مختلف ادویات متعارف کروائی جاتی ہیں تاکہ یہ عمل زیادہ "اچھے" اور "مطمئن" انداز میں فروغ پا سکے۔

شاید دنیا اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ مختلف قسم کی ادویات سے ہم جنس پرستی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کو کنٹرول کر کے اس فعل قبیح کی قباحت و شناعت کو ختم کیا جا سکتا ہے لیکن ایسا ہونا ممکن نہیں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں

safe sex کی اس مہم کے ذریعے سے نہ ہم جنس پرستی کی شناعت کم ہو گی اور نہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل میں کوئی کمی آئے گی۔ ایسا تو ممکن ہے کہ ادویات کے ذریعے کسی ایک بیماری کو کنٹرول کر لیا جائے لیکن جلد ہی اس سے بھی مہلک کوئی اور بیماری ظاہر ہو کر میڈیکل سائنس کے لئے چیلنج بن جائے گی کیونکہ جب تک بیماریوں کی جڑ یعنی ہم جنس

پرستی اور فحاشی اور عریانی کو معاشرے سے نہیں اکھاڑ پھینکا جائے گا اس وقت تک بیماریاں ظاہر ہوتی رہیں گی، اس ضمن میں مخبر صادق جناب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا فرمان ملاحظہ ہو۔

لم یظھر الفاحشۃ فی قوم قط حتی یعلنوا بھا الا مشی فیھم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافھم الذین مضوا (ابن ماجہ)

"جب کسی قوم میں فحاشی اور عریانی ظاہر ہو جائے اور اس کو علانیہ کرنے لگے تو ان میں طاعون کی بیماری پھیل جائے گی اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوں گی جو ان کے آباءواجدادمیں نہ تھیں"۔

درج بالا حدیث میں نت نئی بیماریوں کا بنیادی سبب فحاشی اور عریانی کو قرار دیا گیا ہے، کاش! ہمارے ارباب اقتدار کو بھی یہ بات سمجھ میں آجائے کہ نت نئی بیماریوں کو صرف ہسپتالوں، جدید میڈیکل ٹیوٹس یا میڈیکل ٹریننگ سنٹرز کے قیام کے ذریعے سے ختم نہیں کیا جاسکتا، جب تک کہ بنیادی سبب، عریانی وفحاشی کے خاتمہ کی کوئی سنجیدہ کوشش نہ کی جائے۔

ہم جنس پرستی کی لعنت نے جدید نام نہاد مہذب دنیا میں کیا تہلکہ مچایا ہے، ان کا اندازہ ایک امریکی اداکار راک ہڈسن کے درج ذیل واقعے سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

راک ہڈسن ایک امریکی اداکار تھا وہ بڑا خوبصورت اور جوان تھا، بہت بڑا ایکٹر تھا اور کروڑوں میں کھیلتا تھا، اس کی بنیادی دلچسپی ہم جنسیت سے تھی اور وہ غیر فطری افعال کا مرتکب ہوتا رہتا تھا، اس نے رواج کے مطابق شادی بھی کی، چونکہ جنس مخالف سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے وہ شادی جلد ہی ختم ہو گئی، اس نے غیر فطری افعال کے لئے اپنے ہی متعدد افراد سے جنسی تعلقات رکھے ہوئے تھے جن میں سے کسی سے اسے ایڈز کی بیماری لاحق ہو گئی، بیماری کی تشخیص کے بعد وہ تقریباً تین سال زندہ رہا مگر تین سال ایک عام زندگی کے نہ تھے، وہ اکثر بیمار رہتا تھا، اس کے وزن میں چالیس پونڈ کمی آگئی، بات چیت کے دوران بھی اسے سانس چڑھ جاتا تھا، اسے روزانہ نت نئی تکالیف گھیرتی رہتیں، جب وہ سیر کیلئے پیرس گیا تو اس کی حالت زیادہ خراب ہو گئی، وہاں اسے ایک ایسے ہسپتال میں داخل کیا گیا جو صرف ایڈز کا علاج کرتا تھا لیکن وہاں پر صرف فرانسیسی مریض داخل کئے جاتے تھے، امریکا کے صدر کی اہلیہ (نینسی ریگن) نے فرانس کے

صدر سے ذاتی التماس کی اور راک ہڈسن اس خصوصی شفاخانہ میں داخل ہوا، کافی عرصہ زیر علاج رہنے کے بعد وہ جان کنی کی کیفیت میں امریکا لایا گیا جہاں اس کی موت واقع ہوئی، اس کی رفیقہ کار الزبتھ ٹیلر نے اس کی موت پر ایڈز کے خلاف تحقیقاتی کام کرنے والے ڈاکٹروں کے لئے فنڈ میں چالیس لاکھ ڈالر جمع کر کے دئے، اس کے مرنے کے کچھ عرصہ بعد ایک نوجوان نے امریکی عدالت میں دعوی کیا کہ راک ہڈسن کے اس کے ساتھ غیر فطری تعلقات رہے ہیں، چونکہ راک ہڈسن ایڈز سے مرا ہے اس لئے اندیشہ موجود ہے کہ مدعی کو بھی غالباً ایڈز ہو جائے گا، اس لئے عدالت اسے راک ہڈسن کی جائیدادمیں سے ہرجانہ دلوائے۔ عدالت نے مدعی کی ذہنی اذیت اور دہشت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کو چار لاکھ ڈالر بطور ہرجانہ اور معاوضہ دلوائے۔ (امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ ڈاکٹر محمود غزنوی (

یہ تو صرف ایک واقعہ ہے، نہ جانے ہم جنس پرستی کی اس لعنت نے کتنے لوگوں کی زندگی اجیرن بنادی ہے، ان تکلیف دہ حالات میں ہر مسلمان کی خصوصی اور درد دل رکھنے والے اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے متمنی افراد پر یہ عمومی ذمہ داری ہے کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں انفرادی واجتماعی سطح پر ہم جنس پرستی کے نقصانات کو اجاگر کر کے اس کے خلاف بھرپور کردار ادا کریں، اس سلسلے میں درج ذیل اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

)۱(قومی اخبارات، رسائل وجرائد، خصوصاً مذہبی رسائل ہم جنس پرستی کے متعلق آسمانی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کریں، جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے قلم کی قوت عطا فرمائی ہے وہ اس نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے ذریعہ سے ہم جنس پرستی کے خلاف بھرپور آواز بلند کریں۔

)۲(وارثان منبر و محراب اپنے دروس، جمعہ کے خطبات اور نجی محافل میں عوام کو ہم جنس پرستی کے تصور، اس کے آغاز، اس کے نقصانات اور اس کے نتیجے میں قوم لوط کی تباہی وبربادی کے متعلق آگاہ کریں اور انہیں اخلاقی طور پر آمادہ کریں کہ وہ اپنے نونہالوں کو جو کہ ان کا بھی اور وطن کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کا بھی مستقبل ہیں، بلیرڈ گیمز کی دوکانوں

،ویڈیو گیمز کے مراکز، سنوکر کلبوں، تھیٹرز، منی سنیماز اور دیگر ایسے مقامات میں جانے سے روکیں جہاں ہر طبقے، ہر عمر اور ہر مزاج و فطرت کے لوگ جمع ہو کر مختلف قسم کے گیمز کھیلتے ہیں۔

)۳(تعلیمی درسگاہوں میں طلبہ کی فکری تربیت کرتے ہوئے انہیں ہم جنس پرستی کی حقیقت اوراس کے دینی و دنیاوی نقصانات سے روشناس کرائیں، یہ بات یقینی ہے کہ مختلف (NGOS) کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کے مقابلے میں تعلیمی اداروں کی تھوڑی سی کاوش بھی بہترین نتائج کا باعث بنے گی۔

)۴(جدوجہد کا ایک دائرہ کار یہ بھی ہے کہ حضرت لوط کی قوم کی تباہی کا مکمل قرآنی واقعہ ،اس برائی کی مذمت میں مذکوراحادیث نبویہ ،اس برائی کے روحانی اور طبی نقصانات کو کتابچے کی صورت میں شائع کرواکر عامۃ الناس میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

امت مسلمہ ہی نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو آسمانی تعلیمات کی حقانیت وصداقت پر یقین رکھتاہے اور ہر وہ شخص جو انسانیت کی فلاح وبہبود کا حامی ہے، اسے اس برائی کے خلاف اپناپورا کردارادا کرناچاہے۔

قارئین! آخر میں ہمیں کچھ وقت کے لئے پوری قوت فکر کو مجتمع کرتے ہوئے سوچناچاہیے کہ کہیں بحر لوط کی کوئی طوفانی لہر پھر انسانیت کا پیچھاتو نہیں کر رہی؟ کہیں سنامی طوفان اسی کا نتیجہ تو نہیں ہے، کہیں دورِ حاضر میں معیشت کی تباہی اسی کا ثمرہ تو نہیں؟ یہ سوچتے ہوئے یہ فرمان الٰہی بھی پیش نظر رہے: وما ھی من الظٰلمین ببعید (سورہ ہود)اور قوم لوط کی یہ (تباہ وبرباد ہونے والی) بستی ان ظالموں سے دور تو نہیں "۔

مزید معلومات کے لئے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔

العفۃ

لھیب الشھوات

والذین ھم لفروجھم حافظون

سد ذرائع الزنا

التدابیر الواقیۃ من الزنا

اسلام کا نظام عفت

پردہ

حیاء اور پاکدامنی

تحفۂ عصمت

تحفۂ عفت و عصمت

مملکۃ العفاف

اسلام کا نظام عفت و عصمت